14۔ مکاتیب

(الف) مرزا غالبؔ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بیورا	خبر۔ اطلاع	طلائی لوح	سنہری تختی
ہاترس (Hathras)	ہندوستان کی ریاست اتر پردیش کا ایک ضلع	مطبع	پریس (Press)
دِرَنگ	دیر، توقف، تاخیر	زمزمہ پرداز	گیت گانے والا
منہائی	کم کرنا، گھٹانا	مہاجن	سود کا کاروبار کرنے والے، مراد ہندو
قلمرو	حکومت، سلطنت، ملک	حکیم الملک	ملک کا مانا ہوا حکیم یا دانا
مجتہد العصر	زمانے میں مانا ہوا اجتہاد کرنے والا	یوسفِ ہند	ہندوستان میں سب سے خوب صورت آدمی
قطب الملک	ملک کا مانا ہوا نیک آدمی		

مشق

سوال نمبر ۱۔ غالبؔ نے مراسلہ کو مکالمہ کیسے بنایا؟ وضاحت کریں۔

جواب: سیدھی سادی زبان میں مکتوب الیہ کو خطاب کیا۔ غالبؔ نے نئی وضع اختیار کرتے ہوئے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔ غالبؔ کی طبیعت اتنی شگفتہ اور ہمہ جہت تھی کہ ان کی تحریریں فنی اور لسانی اعتبار سے بلند درجہ اختیار کرتے ہوئے ادب عالیہ کا حصہ بن گئیں۔ غالب نے مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے ۔ ہزار

سوال نمبر ۲۔ غالبؔ اپنے کلام کو کیوں ترستا ہے؟

جواب: میرا کلام بقول غالب میرے پاس کبھی کچھ نہ رہا۔ نواب ضیاء الدین خاں اور نواب حسین مرزا جمع کر لیتے تھے۔ جو میں نے کہا انھوں نے لکھ لیا۔ اُن دونوں کے گھر لُٹ گئے۔ ہزاروں روپے کے کتب خانے برباد ہو گئے۔ اب میں اپنے کلام کو دیکھنے کو ترستا ہوں۔

سوال نمبر ۳۔ غالبؔ کے خطوط میں اکثر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پیدا شدہ صورت حال کا ذکر ملتا ہے۔ آپ اس بارے میں کیا جانتے ہیں۔؟

جواب: غالبؔ اپنے دوست میر مہدی مجروح کو جنگ آزادی کے بعد دلی شہر کا نقشہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دلی کا وہ شہر جس کی زندگی ہنگاموں سے بھرپور تھی اُجڑ چکا ہے۔ لال قلعہ، چاندنی چوک، جامع مسجد کے ارد گرد بازار، جمنا کے پل کی سیر، پھول والوں کا میلہ کہ سب اب ختم ہو چکے ہیں۔ پہلے یہاں سات جاگیرداروں کے دربار ہوتے تھے ان کا شیرازہ بھی اب بکھر چکا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ ان خطوط کی روشنی میں خطوط غالب کی خصوصیات لکھیں۔

جواب: مرزا غالبؔ نے فرسودہ اور پرانے طرز آداب و القابات سے گریز کیا۔ سیدھی سادی زبان میں مکتوب الیہ کو خطاب کیا۔

غالبؔ نے نئی وضع اختیار کرتے ہوئے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔ غالب کی طبیعت اتنی شگفتہ اور ہمہ جہت تھی کہ ان کی تحریریں فنی اور لسانی اعتبار سے بلند درجہ اختیار کرتے ہوئے ادب عالیہ کا حصہ بن گئیں۔ غالبؔ نے مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا۔ ہزار کوس سے بہ زبان قلم باتیں کرتے۔ ہجر میں وصال کے مزے لیا کرتے۔

جواب: (۱) آنکھوں کی نگرانی اور دل کی پریشانی دور ہو۔

(۲) بی بی مانند صورت دیوار چپ، جی چاہتا ہے چیخنے کو، مگر ناچار چپ۔

(۳) کہ شہر ویران، نہ کوئی جان نہ پہچان۔

(۴) کس حال میں ہو۔ کس خیال میں ہو؟

(۵) بہ زبان قلم باتیں کیا کرو۔ ہجر میں وصال کے مزے لیا کرو۔

(٦) اس نے وہ کاغذ جو مجھ کو دکھایا۔ یقین سمجھنا کہ مجھ کو رونا آیا۔

(۷) تم آتے ہو چلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال نمبر٦۔ دوسرے خط کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اس خط میں غالبؔ اپنے دوست میری مہدی مجروح کو جنگ آزادی کے بعد دلی شہر کا نقشہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کہ دلی کا وہ شہر جس کی زندگی ہنگاموں سے بھرپور تھی اُجڑ چکا ہے۔ لال قلعہ، چاندنی چوک، جامع مسجد کے ارد گرد بازار، جمنا کے پل کی سیر، پھول والوں کا میلہ کہ سب اب ختم کو چکے ہیں۔ پہلے یہاں سات جاگیرداروں کے دربار ہوتے تھے ان کا شیرازہ بھی اب بکھر چکا ہے۔ مسلمانوں میں صرف تین آدمی باقی ہیں۔ مصطفیٰ خان، مولوی صدرالدین، اور غالبؔ۔ اگر آنا چاہتے ہو تو آجاو اور خان چند کے کوچے کی سڑک دیکھ جاو۔ ہمارے افسردہ دلوں کو بھی دیکھ لو گے۔ آخر میں دوستوں کو سلام اور شاگردوں کو پیار۔

سوال نمبر۷۔ اپنے دوست کو اپنے علاقے کے حالات کے متعلق خط لکھیں۔

شہر۔ ا،ب،ج

۲۷ اپریل ۲۰۱۹

میرے پیارے دوست۔

السلام علیکم!

اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ بہت دن پہلے آپ کا خط ملا تھا۔ لیکن افسوس کہ میں بروقت جواب نہ دے سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مین اپنے علاقے کے کونسلر کے ساتھ مل کر اپنے علاقے کے مختلف مسائل حل کرنے میں مصروف رہا۔ ہمارے علاقے میں بچوں کے لیے کوئی میدان یا پارک نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے بچوں کو کھیل کود کا موقع نہیں ملتا۔ مشہور مقولہ ہے کہ صحت مند جسم کے اندر صحت مند دماغ ہوتا ہے۔ اس لیے تعلیم کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں بھی ضروری ہوتی ہیں۔

عرصہ دراز سے ہمارے علاقے میں صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کر تقریباً ختم ہو گئیں ہیں۔ جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہیں۔ گٹر آئے دن بند رہتے ہیں۔ گندا پانی جگہ جگہ کھڑا ہے۔ بارش کے زمانے میں تو گندگی اور بدبو کی انتہا ہو جاتی ہے۔ گندگی اور گندے پانی کی وجہ سے مکھیوں، مچھروں اور زہریلے کیڑوں کی بھرمار ہے۔ علاقے کے لوگ بہت پریشان ہیں۔ خطرناک اور مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ کیونکہ صفائی اور پانی کے نکاس کی صورتِ حال انتہائی خراب ہے۔

ہم نے یہ عرضداشت حکامِ بالا تک پہنچا دی ہیں۔ اُمید ہے متعلقہ حکام معاملے کی نزاکت کو محسوس کریں گے اور احساس ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے ان مسائل کے جلد حل کے لیے موثر اقدامات کریں گے۔ آپ بھی ان چھٹیوں میں آکر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا پیارا دوست۔